نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی اور قناعت

ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ قرآن شریف کی پاکیزہ تعلیم کے عین مطابق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے نبی کی زبان سے یہ کہلوایا کہ اے نبی! تو کہہ دے کہ میں تکلف کرنیوالوں میں سے نہیں ہوں۔ یہ خود خدائے عالم الغیب کی گواہی ہے جو نبی کریمؐ کے تکلف اور تصنع سے پاک سچے اخلاق کی تصدیق کر رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی گواہی نہیں ہو سکتی۔

نبی کریمؐ کی اپنی گواہی بھی یہی ہے۔ فرماتے تھے ''میں تو ایک سادہ سا انسان ہوں۔ عام لوگوں کی طرح کھاتا پیتا اور اٹھتا بیٹھتا ہوں۔''

آپ کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بھی یہی گواہی دی۔ جب پوچھا گیا کہ آنحضورؐ گھر میں کیسے رہتے تھے۔ فرمانے لگیں ''عام انسانوں کی طرح رہتے تھے اور گھریلو کاموں میں اہل خانہ کی مدد فرماتے تھے۔ اپنے کام خود کر لیتے تھے۔'' (بخاری) [1]

نبی کریمؐ کی سادگی کا اصل راز آپ کی قناعت میں مضمر تھا۔ جس کی قرآن شریف میں آپ کو تعلیم دی گئی کہ

''اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے ان میں سے بعض گروہوں کو دینوی زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور تیرے رب کا رزق بہت اچھا اور بہت زیادہ باقی رہنے والا ہے۔'' (سورۃ طٰہٰ:132)

آپ فرماتے تھے کہ قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔(درمنثور)[2]

اسی طرح اپنے صحابہ کو بھی یہ تلقین فرماتے تھے کہ ہمیشہ اپنے سے اوپر نظر نہ رکھو بلکہ اپنے سے کم تر کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ اللہ کی نعمت کو حقیر نہ جانو اور شکر ادا کرسکو۔(احمد)[3]

آپؐ فرماتے تھے کہ جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے۔ اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔(ترمذی)[4]

زکوۃ کے اونٹوں پر نشان لگانے کے لئے خود انہیں داغ لیتے تھے۔(بخاری)[5]

الغرض آپ کا کھانا پینا، لباس بستر وغیرہ سب سادہ تھے۔ زمین پر بچھونا ڈال کر سو جاتے تھے۔ بستر یا گدا چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے پتے اور ان کے ریشے بھرے ہوئے تھے۔(بخاری)[6]

نبی کریمؐ سادہ لباس زیب تن فرماتے تھے اور حسب ضرورت اس میں

پیوند وغیرہ لگا کر پہننے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے ایک نئی قمیص پہن کر نماز پڑھی۔ جس میں نقش ونگار تھے۔ حضورؐ نے دورانِ نماز اس کے نقش ونگار پر ایک نظر فرمائی۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا میری یہ قمیص ابوجہم (تاجر) کو واپس کر دو اور میرے لئے انجان بستی کی بنی ہوئی سادہ سی چادر منگوا دو۔ اس چادر کے نقش ونگار کہیں نماز میں خلل انداز نہ ہوں۔ (بخاری) 7

آپ نے فراخی اور بادشاہی کا زمانہ بھی دیکھا مگر اپنی سادگی میں کوئی تغیر نہ آیا۔ کوئی بارگاہ نہیں بنوائی۔ کوئی شاہانہ لباس تیار نہ کروایا۔ اور اسی حال میں خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ حضرت ابو بردہؓ کو کھدر کی موٹی چادر اور تہ بند نکال کر دکھائی اور بتایا کہ حضورؐ نے بوقت وفات یہ کپڑے پہن رکھے تھے۔ (بخاری) 8

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے جب ازواج مطہرات سے ایک ماہ کیلئے علیحدگی اختیار فرمائی اور بالا خانے میں قیام فرمایا تو میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں آپ ایک خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ جس پر کوئی چادر یا گدیلا وغیرہ نہیں۔ اور چٹائی کے اثر سے آپ کے بدن مبارک پر بدھیاں پڑ چکی تھیں۔ آپ ایک تکیے سے سہارا لئے ہوئے تھے۔ جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے تھے۔ کمرے کے باقی ماحول پر نظر کی تو خدا کی قسم! وہاں چمڑے کی

تین خشک کھالوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول! آپ دعا کریں اللہ آپ کی اُمت کو فراخی عطا کرے، ایرانیوں اور رومیوں کو دنیا کی کتنی فراخی عطا ہے۔ حالانکہ وہ خدا کی عبادت بھی نہیں کرتے۔'' نبی کریمؐ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا ''اے عمر! تم بھی ان خیالوں میں ہو۔ ان لوگوں کو عمدہ چیزیں اسی دنیا میں پہلے عطا کر دی گئی ہیں۔ مومنوں کو آئندہ ملیں گی۔'' (بخاری) 9

کھانے میں سادگی کا یہ عالم تھا فرماتے تھے کہ دل کرتا ہے ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن سیر ہو کر کھا لوں۔ جس دن بھوکا ہوں اپنے رب سے تضرع اور دعا کروں اور سیر ہو کر اللہ کا شکر بجا لاؤں۔ (ترمذی) 10

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہجرت مدینہ کے بعد ابتدائی زمانہ میں تو خاص طور پر آپ کی خوراک اور غذا بہت سادہ تھی۔ بہت قناعت سے گزارا ہوتا تھا۔ دو دو ماہ گزر جاتے اور چولہے میں آگ نہ جلتی تھی۔ کسی نے پوچھا کہ ام المؤمنین! آپؓ لوگ کھاتے کیا تھے؟ فرمانے لگیں کہ کھجور اور پانی پر گزارا ہوتا تھا یا پھر دودھ پر کہ بعض صحابہ حضورؐ کو کوئی جانور کچھ عرصہ کے لئے عاریتاً دے دیتے تھے تا کہ اس کا دودھ استعمال کر سکیں۔ (بخاری) 11

کھانے میں حضورؐ کی سادگی کا اندازہ آپ کے اس ارشاد سے ہوتا ہے کہ ان کے لئے پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں۔ آدمی کے لئے اتنے لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ سیدھی کر دیں۔ اگر آدمی کی خواہش اس سے زیادہ کی ہو تو پھر پیٹ

میں ایک حصہ کھانے کے لئے رکھے ایک پینے کے لئے اور ایک سانس کے لئے۔ (ابن ماجہ) 12

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور اپنے گھر میں کبھی کھانا خود سے نہیں مانگتے تھے نہ ہی اس کی خواہش کرتے تھے۔ اگر گھر والے کھانا دے دیتے تو آپ تناول فرما لیتے اور جو کھانے پینے کی چیز پیش کی جاتی قبول فرما لیتے۔ (ابن ماجہ) 13

آپؐ جَو کی روٹی استعمال کرتے تھے۔ ایک دفعہ گھر کا کام کاج کرنے والی ام ایمنؓ نے آٹا چھان کر روٹی بنائی۔؟ پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے وضاحت کی کہ ہمارے ملک حبشہ میں چھنے ہوئے آٹے کی ایسی روٹی بنائی جاتی ہے جو میں نے خاص حضور کیلئے تیار کی ہے۔ فرمایا چھان کو آٹے میں ملا کر گوندھو اور اس کی روٹی بنایا کرو۔ (ابن ماجہ) 14

ام سعدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہؐ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی حضور نے پوچھا کہ ناشتہ کے لئے کچھ ہے حضرت عائشہؓ نے کہا! ہمارے پاس روٹی کھجور اور سرکہ ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا! ''سرکہ کتنا عمدہ سالن ہے!'' پھر دعا کی۔'' اے اللہ سرکہ میں برکت ڈال یہ میرے سے پہلے نبیوں کا بھی کھانا تھا۔ جس گھر میں سرکہ ہے وہ محتاج نہیں ہے۔'' (ابن ماجہ) 15

حضرت عبداللہؓ بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے۔(ابوداؤد) 16

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شادی یا غمی کے موقع پر بھی ہمیشہ سادگی اختیار فرمائی چنانچہ حضرت علیؓ بیان فرماتے تھے کہ حضرت فاطمہؓ کی شادی کے موقع پر نبی کریمؐ نے ان کو (بنیادی ضرورت کا) حسب ذیل سامان دیا تھا۔

۱۔خمیلہ (ریشمی چادر) ۲۔چمڑے کا گدیلا جس میں کھجور کے ریشے تھے۔ ۳۔آٹا پیسنے کی چکی ۴۔مشکیزہ ۵۔دو گھڑے (احمد) 17

حضرت عبداللہ بن سبیلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا برتن تھا جو کھانے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ جسے چار آدمی اُٹھاتے تھے۔عید کے موقع پر قربانی کے گوشت کا کھانا ثرید اس میں تیار ہوتا تھا۔ پھر سارے لوگ اکٹھے ہوکر اس میں سے کھاتے تھے۔جب لوگ زیادہ ہوگئے تو مجبوراً اس موقع پر رسول اللہؐ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔اس طرح کہ پاؤں آپ کے زمین کے اوپر تھے اور بوجھ آپ کے گھٹنوں کے اوپر تھا۔ایک بدو وہاں آ بیٹھا ہوا تھا۔وہ کہنے لگا کہ یہ بیٹھنے کا کون سا طریق ہے۔حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک معزز بندہ بنایا ہے۔مجھے جبار سرکش دشمن نہیں بنایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کھانا کناروں سے کھاؤ اور درمیان کے حصہ کو چھوڑ دو تا کہ اس میں برکت پڑتی رہے۔(ابوداؤد) 18

رسول کریمؐ غلاموں اور خادموں کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔(ابن ماجہ)[19]

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے اون کے موٹے کپڑے پہنتے، چمڑے کے سادہ جوتے استعمال کرتے اور جو کا دلیہ کھاتے تھے۔جو پانی کے بغیر حلق سے نہ اُترتا تھا۔(ماجہ)[20]

آنحضرتؐ اپنے صحابہ کے ساتھ بے تکلف تھے۔عبداللہؓ بن حارث کہتے ہیں ہم چھ سات افراد حضور کے ساتھ موجود تھے۔بلالؓ نے نماز کے لئے بلایا تو ہم چل پڑے راستہ میں ایک شخص کے پاس سے گزرے اس کی ھنڈیا چولہے پر تھی۔رسول اللہؐ نے فرمایا''کیا تمہاری ھنڈیا پک چکی ہے؟'' اس نے کہا''ہاں''۔آپ نے اس میں سے ایک بوٹی لے لی اور کھاتے ہوئے نماز پرتشریف لے گئے۔(ابوداؤد)[21]

رسول کریمؐ کی سواری بھی سادہ ہوتی تھی۔آپ گدھے یا خچر پر سوار ہونے میں کوئی عیب نہ سمجھتے تھے بلکہ خود یہ جانور پالے ہوئے تھے۔ایک گدھے کا ناعفیر اور دوسرے کا یعفور تھا۔آپ ان جانوروں پر حسب ضرورت سواری بھی فرماتے تھے۔سواری کے پیچھے کسی کو بٹھانے میں عار محسوس نہ کرتے تھے۔یہ آپ کی کمال سادگی تھی۔شہر مدینہ کے لوگوں نے بہت دفعہ یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسولؐ خدا خچر یا اونٹ پر سوار ہیں اور کبھی بزرگ صحابہ میں سے حضرت ابو

بکرؓ آپ کے پیچھے بیٹھے ہیں تو کبھی حضرت عثمانؓ کبھی حضرت علیؓ تو کبھی زید بن حارثہؓ بچوں میں سے حسن وحسین، اسامہؓ بن زید اور انسؓ بن مالک بڑوں میں سے ابو داؤد، ابوطلحہؓ، ابو داؤد، ابوھریرہؓ۔ نوجوان صحابہ میں سے معاذ بن جبلؓ اور جابرؓ بن عبداللہ عورتوں میں سے کبھی ازواج مطہرات اونٹنی پر ساتھ سوار ہیں۔

ایک دفعہ آپؐ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے انہوں نے ازراہ ادب واپسی پر اپنی سواری دی اور اپنے بیٹے قیس کو ساتھ کر دیا کہ حضورؐ کو چھوڑ آؤ۔ حضورؐ نے قیسؓ سے فرمایا کہ اپنی سواری کے آگے تم بیٹھو۔ انہوں نے ازراہ ادب کچھ پس وپیش کی تو حضورؐ نے بے تکلفی سے فرمایا کہ یا تو سواری کے آگے بیٹھو یا پھر واپس چلے جاؤ۔

آپؐ کی سواری کا پالان اور گدیلا بھی نہایت سادہ ہوتا تھا۔ حجتہ الوادع آپ کی زندگی کا آخری حج تھا۔ اس سے پہلے خیبر، مکہ، حنین وغیرہ کی زبردست فتوحات آپؐ حاصل کر چکے تھے۔ آپؐ چاہتے تو بہتر سے بہتر چیز استعمال میں لا سکتے تھے۔ مگر اس وقت دنیا نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ آپ ایک اونٹ پر سوار تھے۔ جس کا پالان بوسیدہ ہو چلا تھا۔ حج کے موقع پر نہایت انکساری سے آپ یہ دعا کر رہے تھے۔

''اے اللہ! یہ حج قبول کرنا، اسے ایسا مقبول حج بنانا جس میں ریا ہو نہ شہرت کی کوئی غرض۔'' (ابن ماجہ) 22

حج کے دوران اپنے لئے کوئی امتیازی سلوک پسند نہ فرمایا۔ آپ ؐ کیلئے منیٰ میں آرام کی خاطر الگ خیمہ لگانے کی خواہش کی گئی تو فرمایا کہ منٰی میں جو پہلے پہنچ جائے پڑاؤ کا پہلا حق اسی کا ہے۔ (ابن ماجہ) 23

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دوستوں سے بھی بے تکلفی کا معاملہ فرماتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ؐ کے ایرانی ہمسائے نے دعوت پر بلایا۔ آپ نے بلا تکلف فرمایا کہ کیا میری اہلیہ عائشہؓ کو بھی ساتھ دعوت ہے؟ اس نے کہا 'نہیں' آپ نے فرمایا ''پھر میں بھی نہیں آتا۔'' دو تین دفعہ کے تکرار کے بعد ایرانی نے آکر کہا کہ ٹھیک ہے حضرت عائشہؓ بھی آجائیں۔ تب نبی کریمؐ اور حضرت عائشہؓ خوش خوش اس کے گھر کی طرف چلے۔ (احمد) 24

آنحضورؐ اپنی پسند کا بلا تکلف اظہار فرما دیتے تھے۔ جابرؓ بن عبداللہ کی روایت ہے آنحضورؐ ایک انصاری شخص کے ہاں تشریف لے گئے وہ اپنے باغ میں پانی لے جا رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اگر تو رات سے مشکیزہ میں پڑا ٹھنڈا پانی ہو تو لے آؤ ورنہ ہم اسی مشکیزہ سے پانی پی لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا '' حضور ہمارے پاس رات کے مشکیزے کا (ٹھنڈا) پانی موجود ہے۔'' پھر ہم ان کے ڈیرے کی طرف چل پڑے جہاں اس انصاری نے بکری کا دودھ اس مشکیزے کے ٹھنڈے پانی میں ملا کر پیش کیا اور حضورؐ اور آپ کے ساتھیوں کو پلایا۔ (ابن ماجہ) 25

نبی کریمؐ اپنے نوجوان صحابہ سے بھی بے تکلفی کے ماحول میں بات کرلیا کرتے تھے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریمؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ چند روز قبل میری شادی ہوئی تھی۔ مجھے فرمانے لگے اے جابرؓ! سناؤ پھر شادی کرلی؟ میں نے کہا ''جی کرلی ہے''۔ فرمانے لگے ''کنواری سے کی ہے یا بیوہ سے؟'' عرض کیا حضورؐ بیوہ سے فرمایا ''ارے! کنواری لڑکی سے کیوں شادی نہ کی کہ ہم عمر سے بے تکلفی کا لطف بھی اٹھاتے؟'' جابرؓ نے عرض کیا ''حضورؐ آپ کو تو معلوم ہے میرے والد احد میں شہید ہوگئے اور پیچھے نو بیٹیاں چھوڑ گئے۔ اب مجھے نو بہنوں کو سنبھالنا تھا میں نے ناپسند کیا کہ ان جیسی ایک اور بے سمجھ لڑکی لے آؤں۔ اس لئے میں نے ایک ایسی بیوہ عورت سے شادی کی جو انکی کنگھی پٹی کردے اور انکا خیال رکھے۔'' (بخاری) 26

تکلف سے کام لینا آپ کو پسند نہ تھا۔ اسماءؓ بنت یزید بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ حضورؐ کی طرف سے ہمیں بھی کھانے کے لئے کہا گیا تو ہم نے تکلفاً کہا کہ ہمیں تو بھوک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ''دو باتیں جمع نہ کرلو ایک بھوک دوسرے جھوٹ۔'' (ابن ماجہ) 27

حضرت اسماءؓ نے پوچھا ''یارسول اللہؐ! کیا اس طرح سے تکلف کی بات بھی جھوٹ شمار ہوتی ہے؟'' فرمایا ''ہاں اگر کوئی چھوٹی سی بات غلط کہی جائے تو وہ چھوٹا جھوٹ ہوتا ہے اور کوئی بڑی بات خلاف واقعہ ہو تو وہ بڑا جھوٹ شمار ہوگا۔''

الغرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر کام میں بے تکلفی پسند تھی اور مَـا اَنَاَ مِـنَ الْمُتَكَلِّفِيْن کا سچا نعرہ آپ کا ہی تھا۔مہمان نوازی کا آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا مگر اس میں بھی تکلف روا نہ رکھتے۔ جو حاضر ہوتا پیش فرما دیتے۔

جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور کو کچھ شہد بطور تحفہ پیش کیا گیا۔حضورؐ نے صحابہ کو فرمایا کہ ایک ایک لقمہ شہد لے کر کھالیں۔حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے اپنے حصہ کا ایک لقمہ تو کھالیا۔ پھر حضور سے عرض کیا کہ حضور میں ایک اور لقمہ بھی لے لوں۔آپ نے فرمایا۔''ہاں۔''(ابن ماجہ)28

ایک دفعہ رسول کریمؐ کے پاس ایک مہمان آیا۔آپؐ نے اسی کے کھانے کے لئے گھر میں دیکھا تو سوائے روٹی کے ایک ٹکڑے کے کچھ نہ پایا۔آپؐ نے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیئے اور وہ لے کر آ گئے اور فرمایا'' اللہ کا نام لے کر کھالو۔''اس نے کھایا اور کچھ بچ رہا۔وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا آپ بہت نیک انسان ہیں۔(الوفاء)29

معلوم ہوتا ہے وہ شخص بھی فاقہ سے تھا کہ سیر ہو کر صدق دل سے شکریہ ادا کیا۔اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی اور بے تکلفی کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ بے اختیار آپ کی تعریف کرنے لگا۔

حواله جات

1 بخاری کتاب الاذان باب من کان فی حاجة اهلیه[illegible]

2 الدرالمنثور للسیوطی جلد1 ص[illegible]

3 مسند احمد جلد2 ص[illegible] بیروت

4 ترمذی کتاب الزهد باب فی الزهادة فی الدنیا

5 بخاری کتاب الزکاة باب وسم الامام ابل الصدقة[illegible]

6 بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی ﷺ

7 بخاری کتاب الصلوة باب اذا صلّٰی فی ثوب لهااعلام

8 بخاری کتاب اللباس باب الاکسیة

9 بخاری کتاب التفسیرسورة التحریم باب تبتغی مرضاة ازواجک[illegible]

10 ترمذی کتاب الزهد باب ماجاء فی الکفاف[illegible]

11 بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی ﷺ

12 ابن ماجه کتاب الاطعمة باب الاقتصاد فی الاکل[illegible]

13 ابن ماجه کتاب الاقتصاد فی الاکل وکراهة الشبع[illegible]

14 ابن ماجه کتاب الاطعمه باب الحوارىٰ

15 ابن ماجه کتاب الاطعمة باب الائتدام بالخل[illegible]

16 ابو داؤد کتاب الایمان باب الرجل یحلف ان لا یتأدم[illegible]

17 مسنداحمد جلد1 ص[illegible] مطبوعه بیروت

18 ابوداؤد کتاب الاطعمه باب ماجاء فی الاکل من اعلیٰ الصفحة[illegible]

19 ابن ماجه کتاب الاطعمة باب اذا اتا ه خادمه بطعامه

20 ابن ماجه کتاب الاطعمة باب خبزالشعير

21 ابوداؤد کتاب الطهارة باب فی ترک الوضوء ممامست النار

22 ابن ماجه کتاب المناسک باب الحج علی الرجل[illegible]

23 ابن ماجه کتاب المناسک باب النزول بمنی[illegible]

24 مسند احمد جلد3ص[illegible] مطبوعه بیروت

25 ابن ماجه کتاب الاشربه باب الشرب بالا کف

26 بخاری کتاب المغازی باب غزوة احد

27 ابن ماجه کتاب الاطعمه باب عرض الطعام

28 ابن ماجه کتاب الطب باب العسل

29 الوفاء باحوال المصطفے لابن الجوزی ص[illegible]مطبوعه بیروت